سوچئے کہ وفات والے دن جشن منانا صحیح ہے' اگر کوئی غیر مسلم ہم سے سوال کر بیٹھے کہ تم اپنے نبی کی ولادت کا جشن منا رہے ہو یا وفات کا تو ہمارے پاس اس کا کیا معقول جواب ہے؟؟

جشن میلاد منانا ہندؤں اور عیسائیوں کی مشابہت ونقالی بھی ہے **ہندو شری کرشن اور رام کے یوم پیدائش کو جنم اشٹمی اور رام نومی کے نام سے مناتے ہیں' اور عیسائی ولادت عیسی علیہ السلام کے روز کرسمس ڈے مناتے ہیں' اور مسلمان قوم ان لوگوں کی دیکھا دیکھی جشن میلاد النبی ﷺ مناتی ہے** جبکہ ہمیں کفار ومشرکین اور اہل کتاب کی مشابہت اختیار کرنے سے روکا گیا ہے ارشاد نبوی ہے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے [ابوداؤد]

پھر سب سے زیادہ قابل غور بات یہ ہے کہ مسلمان کے لئے تو آپ ﷺ کی ولادت سے زیادہ اہم آپ ﷺ کی رسالت ہے' یوم رسالت ہی سے بھٹکتی ہوئی انسانیت کو توحید ملی' اسی سے آپ ﷺ کی ذات مبارکہ مسلمانوں کے لئے واجب الاطاعت ٹھہری' یہ یوم رسالت ہی کی شان تھی جس کی وجہ سے مسلمان عرب وعجم پر چھا گئے ایران وروما جیسی عظیم سلطنتوں کو پاؤں تلے روند ڈالا' اور قیصر وکسری کے خزانے ان کے قدموں کے نیچے ڈھیر ہو گئے' محمد بن عبداللہ کو تو مکہ کے مشرکین بھی مانتے تھے وہ آپ ﷺ کے اخلاق عالیہ کے قائل ومعترف تھے لیکن وہی جب محمد رسول اللہ (ﷺ) بن گئے تو دوست دشمن بن گئے جو لوگ ان کی راہ میں دل بچھایا کرتے تھے کانٹے بچھانے لگے' انہیں لہو لہان کیا وطن سے نکل جانے پر مجبور کیا قتل کے درپہ ہو گئے' انہیں اگر اختلاف ہوا تو آپ ﷺ کو رسول تسلیم کرنے سے' آپ کی دعوت توحید قبول کرنے سے' آج بھی اگر ہم آپ ﷺ کی تاریخ ولادت دھوم دھام سے منائیں آپ کے حسن اخلاق کی تعریف کریں لیکن ہمیں آپ ﷺ کی دعوت توحید سے اعراض وانکار ہو' قبروں پر شرک وبدعت کا بازار گرم ہو' لات ومنات کی تجارت عروج پر ہو' اور ہماری زندگیوں میں معصیت کا بول بالا ہو تو ہم میں اور مشرکین میں کیا فرق ہوا' گفتار کی حد تک تو غیر مسلم بھی آپ کی خدمت میں خراج تحسین پیش کرتے تھے اور کرتے ہیں۔

اس بدعت کے منانے والوں کی کثرت تعداد سے بھی ایک صاحب خرد کو دھوکہ نہیں کھانا چاہئیے کیونکہ حق وباطل کا معیار کثرت نہیں بلکہ قرآن اور صحیح حدیث ہے' ارشاد ربانی ہے ﴿وَاِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الأَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ﴾ اگر آپ اکثریت کی اتباع کریں گے تو وہ لوگ آپ کو گمراہ کر دیں گے [الأنعام:۱۱۶]

یہ محفل میلاد بدعت ہونے کے ساتھ ساتھ کئی برائیوں پر مشتمل ہوتی ہے جیسے مرد وزن کا اختلاط' گانا بجانا' نشہ آور اشیاء کا استعمال' آپ ﷺ اور اولیاء کرام کی شان میں غلو ومبالغہ آمیزی' غیروں سے

مدد' غوث اعظم دستگیر' غوث کا دامن نہیں چھوڑیں گے' یا غوث پاک المدد جیسے شرکیہ نعرے لگانا' وغیرہ وغیرہ اور یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ان اجتماعات میں وہی لوگ پیش پیش رہتے ہیں جن کا صوم وصلاۃ سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا ایسی محفلوں میں ان کے یہاں حاضری ضروری ہوتی ہے لیکن فرائض وواجبات سے دوری کوئی گناہ نہیں۔

یہ عقیدہ بھی کارفرما ہوتا ہے کہ آپ ﷺ محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں اسی لئے تمام لوگ آپ ﷺ کے احترام میں سر جھکائے کھڑے ہو جاتے ہیں یہ عقیدہ بے بنیاد اور سراسر غلط ہے کیونکہ آپ ﷺ قبل قیامت اپنی قبر سے باہر تشریف نہیں لائیں گے اور نہ ہی کسی سے ملاقات کرتے ہیں اور نہ ہی آپ اپنی قبر سے ہاتھ نکالتے ہیں' اسی طرح کوئی بھی شخص مرنے کے بعد قیامت سے پہلے اپنی قبر سے باہر نہیں آئے گا' اور نہ ہی اس کی روح آئے گی ارشاد ربانی ہے ﴿ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُوْنَ﴾ پھر تم سب اس کے بعد مرنے والے ہو پھر قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے [المؤمنون:۱۵-۱۶] نیز آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں بروز قیامت میں سب سے پہلے اپنی قبر سے اٹھوں گا اور سب سے پہلے سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی' [سنن] روحوں کے آنے جانے کا نظریہ ہندؤں کا ہے ایک مسلمان کو اس سے توبہ کرنا چاہئیے۔

آخری بات: اگر آپ نبی کریم ﷺ سے سچی محبت کرتے ہیں تو اس کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ نے جن باتوں کا حکم دیا ہے ان پر عمل کریں اور جن باتوں سے روکا ہے ان سے دور رہیں ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَانَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ محبت کی آڑ میں راہ اعتدال سے ہٹ جانا یہ سچی محبت نہیں ہے بلکہ یہ آپ ﷺ کی توہین ہے اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی تعریف میں مبالغہ آرائی ودروغ گوئی سے روکا ہے صحیح بخاری میں عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: تم مجھے حد سے آگے نہ بڑھانا جس طرح نصاری نے عیسی بن مریم علیہ السلام کو بڑھا دیا درحقیقت میں تو اللہ کا بندہ ہوں پس تم لوگ اللہ کا بندہ اور رسول کہو اور مسند احمد میں ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے کہا وہی ہو گا جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں' آپ نے فرمایا کیا تو نے مجھے اللہ کا شریک بنا دیا یہ کہو وہی ہو گا جو صرف اللہ چاہے گا' اسی طرح جب دو بچیوں نے آپ ﷺ کی موجودگی میں یہ کہا کہ ہم میں وہ نبی ہے جو آنے والے کل کی باتوں کو جانتا ہے تو آپ ﷺ نے انہیں ایسی بات کہنے سے منع فرما دیا۔

اللہ رب العالمین تمام مسلمانوں کے دلوں میں اپنے رسول ﷺ کی سچی محبت پیدا فرمائے آمین!!

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نبی کریم ﷺ کی محبت ایمان کا لازمی جزء ہے ہر مسلمان کے دل میں آپ ﷺ کی محبت' اپنی جان' اہل وعیال' مال ودولت غرضیکہ دنیا کی ہر چیز سے زیادہ ہونی چاہیئے جس کے دل میں آپ ﷺ کی محبت نہیں وہ مومن نہیں صحیح مسلم میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد' اہل وعیال اورسب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں' آپ ﷺ سے محبت کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ آپ ﷺ کے احکامات کی تعمیل اور منع کردہ چیزوں سے اجتناب کیا جائے کیونکہ سچا اور حقیقی محبّ وہی ہوتا ہے جو اپنے محبوب کی بات مانتا ہے اور ہر وہ کام جو اس کا محبوب ناپسند کرے اس سے دور رہتا ہے' محبت کا یہی اصلی معیار اور صحیح مفہوم ہے جیسا کہ اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ آپ فرمادیجئے اگر تم لوگ واقعی اللہ سے محبت کرتے ہوتو میری اتباع کرلو اللہ رب العالمین تمہیں اپنا محبوب بنالے گا [آل عمران:۳۱]

آج مسلم معاشرہ میں بدعات وخرافات کا دائرہ اس قدر وسیع ہوگیا ہے کہ اسے احاطہء تحریر میں لانا تقریباً ناممکن ہے' ہمارے ملکوں میں جہاں بہت ساری بدعات نے اپنا تسلط جمالیا ہے انہی میں سے ایک بدعت محبت رسول کی آڑ میں'' جشن عید میلاد النبی'' کے نام سے ہر سال بارہ ربیع الأول کو بڑی دھوم دھام سے منائی جاتی ہے' جگہ جگہ جلوسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے' گلی گلی چراغاں ہوتا ہے' کھانے پینے اور تزئین وآرائش میں بے دریغ پیسہ خرچ کیا جاتا ہے' خانہ کعبہ اور گنبد خضراء کا ماڈل بنا کر اس کا طواف کیا جاتا ہے اور اب تو محفل سماع میں بے پردہ وبے حیا عورتوں کی خدمات بھی حاصل کرنا شروع کردی گئی ہیں جو فلمی دھنوں پر نعت رسول ﷺ پڑھ کر اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت پیش کرتی ہیں حالانکہ مسلمان عورت پر پردہ لازم ہے' اور ان کا یوں بے پردہ گھروں سے نکلنا اور مخلوط محفلوں میں شریک ہونا اسلامی تعلیمات کی کھلی خلاف ورزی ہے' بہت سارے داڑھی منڈھے مرد بھی نعت خوانی کے ذریعہ اپنا کاروبار چلاتے ہیں' آپ ﷺ کی تعلیمات نے تو ان سب چیزوں کو مٹایا تھا اور اب پیغمبر اسلام ﷺ کے نام پر ان خرافات کا احیاء کتنی بڑی دلیری ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا محبت وعقیدت کا یہی مطلب ہے کہ ہم سال میں صرف ایک مرتبہ آپ ﷺ کی ولادت کا جشن منالیں یا محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت پر مکمل طور سے عمل پیرا ہوں' اگر پہلی بات صحیح ہے تو ظاہر ہے کہ اس خود ساختہ معیار محبت پر تو صحابہ کرام' تابعین عظام' اور ائمہ دین بھی پورے نہیں اتریں گے کیونکہ جشن میلاد کا اہتمام انہوں نے کبھی نہیں

کیا جبکہ قرآن وحدیث اور تاریخ وسیرت کے صفحات اس بات پر شاہد ہیں کہ کائنات میں نبی اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے اور اپنی جانیں نچھاور کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہی تھے مگر کسی صحابی نے نہ تو آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں اور نہ ہی آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی پیدائش کا جشن منایا اسی طرح کسی تابعی وتبع تابعی اور امام دین نے بھی اپنی والہانہ محبت وعقیدت کا ثبوت عید میلاد منا کر نہیں دیا یہی نہیں بلکہ آپ ﷺ کی وفات سے چار سو سال تک کے سارے مسلمان اس معیار محبت کی رو سے بے گانہ قرار پائیں گے' اور اگر محبت والفت اور عقیدت کا وہ مفہوم ہے جو صحابہ کرام نے' تابعین عظام اور ائمہ دین نے سمجھا کہ آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو اپنایا جائے' اپنے کردار کو دین کے سانچے میں ڈھالا جائے تو پھر غور طلب بات یہ ہے کہ کیا ہمارا یہ جشن میلاد اس سے کسی قسم کی مناسبت رکھتا ہے' کیا دین اسلام میں اس کا کوئی جواز موجود ہے' جبکہ ہر مسلمان کا اس بات پر مکمل ایمان ہونا چاہیئے کہ اللہ رب العالمین نے انسانیت پر احسان عظیم کرتے ہوئے دین اسلام کو مکمل کردیا ہے ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْناً﴾ آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوگیا [المائدۃ:۳] لہذا جس دین کی تکمیل اللہ رب العالمین کی طرف سے ہوچکی ہو وہ کسی نئی چیز کا محتاج ہرگز نہیں ہوسکتا' اور جب ہم اس بدعت کے آغاز وایجاد کے بارے میں صفحات تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہیں تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ اس کی ایجاد تکمیل دین کے چارسو سال بعد مصر میں عبیدیوں کے ہاتھوں ہوئی انہوں نے شروع میں چھ قسم کی میلادیں رائج کیں ۱/ رسول ﷺ کا جشن ولادت ۲/ علی رضی اللہ عنہ ۳/ فاطمہ رضی اللہ عنہا ۴/ حسن رضی اللہ عنہ ۵/ حسین رضی اللہ عنہ کے جشن میلاد اور ۶/ خلیفہ وقت کا جشن میلاد' یہ سارے جشن عرصہ تک چلتے رہے یہاں تک کہ افضل بن امیر الجیوش نامی ایک شخص نے اس بدعت کو ختم کیا' پھر سنہ ۵۲۴ ہجری میں عبیدی خلیفہ آمر بأ حکام اللہ نے اپنے دور حکومت میں پھر سے اس رسم کو جاری کیا' اور شہر موصل میں مظفر الدین ابوسعید نامی بادشاہ نے ساتویں صدی ہجری میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کو رائج کیا اور اسے پروان چڑھایا [المنکرات صفحہ 50] یہ بادشاہ ایسی محفلوں میں بے دریغ پیسہ خرچ کرتا گانے بجانے اور قوالیوں کی محفلیں منعقد کرتا مشہور حنفی عالم رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں: **اہل تاریخ نے صراحت کی ہے کہ یہ بادشاہ بھانڈوں اور گانے والوں کو جمع کرتا گانا سنتا اور خود ناچتا ایسے شخص کے فسق اور گمراہی میں کوئی شک نہیں جس کا یہ عمل ہو اس کے فعل کو کیسے روا اور اس کے قول پر کیسے**

اعتماد کیا جاسکتا ہے [فتاوی رشیدیہ ۱۳۲] **اور جس شخص نے محفل میلاد کے جواز کا فتوی دیا ایک دنیا پرست بد دین اور جھوٹا آدمی تھا بادشاہ نے اس کے صلہ میں اسے ایک ہزار اشرفی بطور انعام دیا** [**ابن خلکان ۳۸۳**] اس کا نام ابوالخطاب عمر بن الحسن تھا اس کی وفات ۶۳۳ ہجری میں ہوئی اس کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لسان المیزان [۴/ ۲۹۵] میں ابن النجار سے نقل کرتے ہیں کہ **میں نے تمام لوگوں کو اس کے جھوٹ اور ضعیف ہونے پر متفق پایا' وہ ائمہ دین اور سلف صالحین کی شان میں گستاخی کیا کرتا تھا خبیث اور بدزبان تھا بڑا ہی احمق لیکن متکبر تھا اور دین کے کاموں میں بے پرواہ وسست تھا۔**

جب یہ واضح ہوگیا کہ عید میلاد کا کوئی شرعی ثبوت نہیں' نہ صحابہ وتابعین اور نہ ائمہ دین نے اسے منایا بلکہ خیر القرون کے کئی سو سال بعد اس کی ایجاد ہوئی تو یہ کام جائز اور درست کیسے ہوسکتا ہے بلکہ یہ تو آپ ﷺ کے اس فرمان (مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَرَدٌّ) یعنی جس نے ہماری شریعت سے ہٹ کر کوئی کام کیا وہ مردود ہے کے مطابق بدعت اور مردود ہی قرار پائے گا' اور آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی چیز ہے' اور فرمان الہی کے مطابق بدعت ہلاکت وبربادی کا سبب ہے' ارشاد ربانی ہے: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾ جو لوگ حکم رسول (ﷺ) کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیئے کہ کہیں وہ فتنہ سے دوچار نہ ہوجائیں یا انہیں دردناک عذاب نہ پکڑلے [النور:۶۳] لہذا جشن میلاد منانے والے خود سوچ لیں کہ اس عظیم بدعت کا ارتکاب کرکے ثواب کمارہے ہیں یا اپنی نیکیاں برباد کررہے ہیں۔

عید میلاد کے بارے میں ایک تحقیقی وتاریخی دلیل یہ بھی ہے کہ بارہ ربیع الأول آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کا دن نہیں بلکہ آپ ﷺ کی تاریخ وفات کا دن ہے آپ ﷺ کی پیدائش تو ۹ یا ۸ ربیع الأول کو ہوئی ہے اس بات کی وضاحت علامہ شبلی نعمانی جو جید حنفی عالم تھے نے اپنی کتاب' سیرۃ النبی ﷺ'' میں بہت اچھی طرح سے کردی ہے' جس سے بارہ ربیع الأول کو خوشیاں منانے والوں کو غور کرنا چاہیئے کہ کہیں وہ نادانستہ نبی کریم ﷺ کی وفات پر خوشیاں منانے کے مرتکب تو نہیں ہورہے ہیں کیونکہ آپ ﷺ کی تاریخ وفات پر روافض کے سوا تمام مؤرخین کا اتفاق ہے کہ بارہ ربیع الأول کو ہوئی ہے اور اگر بارہ ربیع الأول ہی کو آپ ﷺ کا یوم ولادت تسلیم کرلیا جائے تو ظاہر ہے تمام مؤرخین کے بقول یہی آپ ﷺ کی تاریخ وفات بھی ہے جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ چند سالوں پہلے تک بارہ ربیع الأول کا دن' بارہ وفات'' کے نام سے مشہور چلا آرہا تھا اس اعتبار سے